ارشاد

اسلامی تعلیمات میں سب سے مقدم چیز توحید ہے یعنی اللہ کو ایک ماننا اسی کے لئے پیغمبر اسلامؐ نے تمام زحمتیں اور مشقتیں برداشت کیں۔

اگر پیغمبرؐ ان جاہل، بت پرست قبائل عرب سے یہ کلمہ پڑھوانا چاہتے کہ "اللہ الہ" تو جتنے قریش تھے، جتنے عرب تھے، جتنی دنیا اس وقت تھی، سب کے سب اس کے لئے آسانی سے تیار ہو جاتے۔ اگر اللہ کو فقط منوانا منظور ہوتا تو جن کا ذوق عبادت تین سو ساٹھ کو مان رہا تھا ان کو تین سو اکسٹھ کے ماننے میں کیا عذر ہو سکتا تھا اور پھر وہ مشرکین عرب اللہ کو مانتے تو تھے ہی۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے: "وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ" (سورہ زمر آیت ۳۸) اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمان اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو وہ یہی کہیں گے کہ اللہ نے۔

دوسری جگہ "وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ" (سورہ عنکبوت آیت ۶۱) ان سے پوچھو کہ زمین و آسمان کا خالق کون ہے اور شمس و قمر کو کس نے مسخر کیا ہے تو کہیں گے کہ اللہ نے "وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّن نَّزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ مِن بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُولُنَّ اللَّهُ" (سورہ عنکبوت آیت ۶۳) ان سے پوچھو کہ کون آسمان سے پانی برساتا ہے اور اس سے زمینِ مردہ کو زندہ بنا دیتا ہے تو کہیں گے کہ اللہ۔ معلوم ہوا کہ مشرکین قریش سے اس بات پر جہاد نہ تھا کہ وہ اللہ کو نہ مانتے ہوں۔ صرف اللہ کے ماننے نہ ماننے کا سوال نہ تھا۔ وہ چیز جو محل اختلاف تھی اور جس نے رسولؐ کے مقابل ان کو صف آرا بنا دیا تھا وہ یہ تھی کہ اسلام کہتا تھا اس کے ایک خدا کے بتلائے ہوئے کے سوا کسی کو نہ مانو، بس یہ غیر اللہ کا نہ ماننا ان کے لئے دشوار تھا۔ اس کا پیغام تھا "لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ"، اللہ کا ثبوت بعد کو ہوگا پہلے ہر غیر کی نفی کر لو۔ اس نفی کی راہ سے اس کے اقرار تک پہنچو۔ بس یہ درمیان کی خندق عبور کرنا ان پر گراں تھا۔ وہ کسی کو اللہ کے سوا نہ مانیں یہ گوارا نہ تھا۔

(آیت اللہ العظمیٰ سید العلماء مولانا سید علی نقی نقوی طاب ثراہ)